اولیاء کا ہے فیضان پاکستان، پاکستان

سیدنا عبدالقادر جیلانی

معین الدین چشتی اجمیری

محمد بہاؤ الدین نقشبند

سیدنا شہاب الدین سہروردی

حضرت شیخ احمد الفاروقی سرہندی

امام احمد رضا خان بریلوی



بفیضانِ نظر

اخندزادہ سیف الرحمن پیر ارچی مبارک

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کی طرف سے ملک وملت کے مفاد میں

اہم مقالہ

26 اکتوبر 2008ء (26 شوال المکرم 1429ھ) کو اسلام آباد میں منعقدہ

"تصوف ...... روح دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس" میں

پیر طریقت شیخ العلماء حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی کا تاریخی خطبہ

اولیاء کا ہے فیضان

پاکستان، پاکستان

سیدنا عبدالقادر جیلانی

معین الدین چشتی اجمیری

محمد بہاؤالدین نقشبند

سیدنا شہاب الدین سہروردی

بفیضانِ نظر

حضرت شیخ احمد الفاروقی سرہندی

امام احمد رضا خان بریلوی

اخندزادہ سیف الرحمن مبارک پیرارچی

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کی طرف سے ملک وملت کے مفاد میں

اہم مقالہ

26 اکتوبر 2008ء (26 شوال المکرم 1429ھ) کو اسلام آباد میں منعقدہ

"تصوف...... روحِ دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس" میں

پیرِ طریقت شیخ العلماء حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی کا تاریخی خطبہ

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ

راوی ریان شریف لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

ترجمہ: سن لو! بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم (قرآن کریم)

صدق اللہ العظیم

حمد باری تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلْمُتَوَحِّدْ
بِجَلَالِہٖ الْمُتَفَرِّدْ
وَصَلٰوتُہٗ دَوْمًا عَلٰی
خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدْ

حضرت رضا بریلوی

اُس خدائے یکتا کی حمد و ثنا
جو اپنے جلال میں یکتا و یگانہ ہے
تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
پر خدا کی رحمت ہمیشہ ہمیشہ نازل ہوتی رہے !

نعت شریف

دیارِ شہِ دوجہاں ڈھونڈتا ہوں — درِ مونسِ بے کساں ڈھونڈتا ہوں
نہ عرشِ بریں اس کے ہمسر نہ کرسی! — وہ اعلیٰ مقام آستاں ڈھونڈتا ہوں
ہے وہ شانِ ارفع کہ اللہ اکبر — کہوں نعت کیسے بیاں ڈھونڈتا ہوں
جو لولاک سے پہلے تھا کنزِ مخفی! — میں اس بے نشاں کا نشاں ڈھونڈتا ہوں
سماتا نہیں ہے جو ارض و سما میں — اُسی لامکاں کا مکاں ڈھونڈتا ہوں
ملائک نہیں آپ کے مدح خواں بس — خدا خود بھی رطب اللساں ڈھونڈتا ہوں
سلام آپ پر آلؓ اصحابؓ سب پر — اسی ورد کو حرزِ جاں ڈھونڈتا ہوں

چھپا فخر کو زیرِ دامانِ رحمت!
پناہ ڈھونڈتا ہوں اماں ڈھونڈتا ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

قال اللہ تعالیٰ قد افلح من تزکی

حاضرینِ باتمکین، مقتدر علماء کرام اور حضرات مشائخ عظام!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

تصوف تزکیۂ نفس کا راستہ ہے اور دین مصطفیٰ ﷺ کی روح ہے۔ آج کی اس عظیم الشان تاریخی...... تصوف، روحِ دین مصطفیٰ ﷺ کانفرنس...... کے جملہ شرکاء اور حاضرین کو دیکھ کر میں بے پناہ خوشی اور مسرت محسوس کر رہا ہوں اور آپ تمام حضرات کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میرے محب صادق، مریدِ خاص اور خلیفہ عزیز گرامی ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ دن رات مخلوق خدا کو اللہ کے دین کی طرف متوجہ کرنے کے لیے اور دلوں کی ویران کھیتیوں کو آباد کرنے کے لیے مصروف عمل ہیں۔ اور اسی جذبے کی سرشاری کی کیفیت میں اپنے والد گرامی کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر انھوں نے آج کے اس روح پرور اجتماع کا انتظام و انصرام کیا ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے اور ان کی اس کوشش و کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر مخلوق خدا کی بہتری اور فلاح کا ذریعہ بنائے۔ ڈاکٹر محمد سرفراز کے اس اقدام سے میرا دل تو کیا میری روح بھی بے حد مسرور ہے اور میں انھیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفرلکم ذنوبکم.

دوسری جگہ ارشاد مبارک ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

اسلام نور ہے اللہ تعالیٰ کا نور...... صحابہ کرام نے یہ نور حضور ﷺ سے حاصل
کیا وہ نور نبوت سے فیض یاب ہوئے انھوں نے نگاہِ نبوت سے تربیت پائی اور پھر
اسلام کے نور کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کے لیے کمربستہ ہوگئے۔

اہل سنت و جماعت وہی مبارک گروہ ہے جسے ناجی اور جنتی ہونے کی بشارت
دی گئی ہے۔ حضرت عرباض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا
کہ...... میرے وصال کے بعد تم لوگ اختلاف کثیر دیکھو گے اس موقع پر تم میری سنت
اور خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا اس طریقہ کو مضبوطی سے تھام لینا۔

گویا بات صاف ظاہر ہے کہ اختلاف اور فتنے کے دور میں صاف صاف
ہدایت یہ ہے کہ حضور ﷺ کی سنت اور صحابہ کی پیروی اختیار کرنے میں کامیابی ہے۔

ترمذی کی مشہور حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ
حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہوگی اور ان میں سے ایک فرقہ
کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے صحابہ نے پوچھا حضور! وہ کون سا گروہ ہوگا؟ فرمایا: وہ
جماعت جو میری سنت کی حامل اور میرے صحابہ کے طریقہ پر گامزن ہوگی۔

حضرات! یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ کتاب و سنت کے موافق حضور ﷺ
کے طریقہ اور صحابہ کرام کے اتباع میں صرف اہل سنت و جماعت ہی کاربند ہیں۔ اس
لیے اہل سنت کے عقائد و معمولات پر ہمیں سختی سے کاربند ہو جانا چاہیے۔

باطل عقائد نے اہل سنت پر یلغار کر دی ہے وہابی، غیر مقلد، روافض،
خارجی اور قادیانی سب کے سب اہل سنت کے لوگوں کو پیار، لالچ، اور مکاری سے
اپنے ساتھ ملانے کی کوشش میں مصروف ہیں مگر ہمیں اس امر کے حوالے سے احساس
زیاں تک نہیں۔

خدارا ذرا جاگو، ہوش کے ناخن لو، اپنے اپنے حلقے میں اپنے اپنے ساتھیوں
کی خبر گیری کرو اور اپنے قرابت داروں کو گمراہ ہونے سے بچاؤ۔ قیامت کے روز اس

بات کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو خود اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو دوزخ کی آگ
سے بچانے کی سعی کرو۔"

حضرات گرامی! کوئی بھی باشعور پاکستانی آنے والے حالات کی نزاکت سے
بے خبر نہیں ہے۔ ہماری نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں پر خطرات منڈلا رہے ہیں۔
شیطان امریکہ دنیا کے دیگر مسلم ممالک کی طرح پاکستان کو بھی گھور گھور کر دیکھ رہا ہے اور
دوسری طرف مسلمانوں کے اندر موجود باہمی خلفشار و افتراق ایک مستقل دردِ سر ہے۔
اہلسنّت ہی اہلِ حق ہیں اور یہ رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کا قافلہ ہے۔ ناموسِ
رسالت ﷺ کا تحفظ اور نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ اہلسنّت ہی کی ذمہ داری ہے مگر ہم اپنی
اس ذمہ داری سے انصاف نہیں کر رہے۔ ہمارے مدارس اور خانقاہوں کا تربیتی نظام
قابل رشک نہیں رہا۔ اس نظام کو بہت بہتر انداز میں چلانے کی اشد ضرورت ہے۔ میں
چاہتا ہوں کہ اہلسنّت کے تمام طبقات سر جوڑ کر بیٹھیں اور اجتماعی مفاد کے لیے اجتماعی
کوشش کا آغاز کریں۔ اہلسنّت کو بدعقیدہ اور گمراہ فرقوں کے ساتھ تعلقات و مراسم اور
رشتہ داریاں قائم کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا چاہیے کہ کیا وہ اس عارضی تعلق کے سبب
اپنی دنیا اور آخرت کو جہنم اور عذاب کی نذر تو نہیں کر رہے یاد رکھیے! گستاخانِ رسول،
گستاخانِ صحابہ اور گستاخانِ اہلبیت کسی بھی قیمت پر ہرگز کسی نرمی کے مستحق نہیں ہیں۔
ان کے ساتھ وہی سلوک روا رکھنا لازم ہے جو اکابر و مشاہیر اسلام نے اختیار فرمایا تھا۔
حضرات گرامی! اس امر سے کسی مسلمان کو کوئی اختلاف نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے گستاخ
واجب القتل ہیں اور کسی قسم کی نرمی و رعایت کے قطعاً مستحق نہیں ہیں۔ جو شخص یہ ایمان
نہ رکھے وہ خود دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ خدارا ہم اس مسئلے کو اتنا چھوٹا نہ سمجھیں جس
قدر اس معاشرے میں چھوٹا سمجھا جا رہا ہے۔ مسلکی تصلب اور پختگی ہی ایمان کا دوسرا
نام ہے۔ حضرت غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد

فاروقی سرہندی، حضرت معین الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت شاہ نقشبند خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبند، حضرت سیدنا خواجہ خواجگان شہاب الدین سہروردی اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسی دیگر مبارک ہستیوں نے جو تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں۔ ہمارے پیر و پیشوا حضرت مجدد العصر محبوب سبحان سیدنا و مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مبارک مدظلہ العالی کی طرف سے ہمیں سختی کے ساتھ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اُن پر عمل درآمد کو زندگی کا معمول بنایا جائے۔ اور اسی فکر کو عام کرنے کے لیے بھرپور جدوجہد کی جائے۔ آج کے اس اجتماع میں میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اکابر و مشاہیر کے راستے پر گامزن لوگ ہی ناجی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسروں کو اپنی عاقبت و آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔

الحمدللہ! اس ملک میں اہل سنت ہی سوادِ اعظم ہیں اگر اہل سنت متحد ہو جائیں تو یہاں اسلامی نظام یعنی نظام مصطفےٰ ﷺ نافذ ہوسکتا ہے اور یہاں فقہ حنفیہ ہی کو پبلک لاء کی حیثیت حاصل ہوگی باقی لوگوں کے لیے پرسنل لا یعنی شخصی نظام نافذ ہوگا۔ اب ہمیں خلافت راشدہ کے قیام اور نفاذ نظام مصطفےٰ ﷺ کے لیے جدوجہد تیز کرنی چاہیے۔

اس بات سے کسی مسلمان کو کوئی انکار نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور مرسلین کو مختلف معجزے عطا فرمائے۔ اور حضور سرور کائنات ﷺ کی ذاتِ گرامی کو سراپا معجزہ بنا دیا۔ یاد رکھیے کہ حضور ﷺ کی ذات پر اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا سلسلہ تمام فرما دیا اور ختم نبوت کا تاج حضور اقدس ﷺ کے سر اقدس پر سجا دیا۔ کسی نے بہت خوبصورت بات کہی تھی۔

تیرے سر کے سوا سجتا بھی کہاں لولاک لما کا تاج بھلا
اے صلے علی یہ شان تیری اے صاحب تخت و تاج نبی ﷺ

نبوت اور رسالت کا سلسلہ تمام ہوا اور یہ کام اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے

آخرالزمان نبی ﷺ کی امت کے صلحاء و صالحین یعنی اولیاء کاملین کے سپرد فرما دیا۔ انبیاء کا مشن اولیاء نے سنبھالا اور معجزے کا تسلسل اللہ تعالیٰ نے کرامت کی صورت میں اولیاء کو عطاء کر دیا۔ کرامات کا صدور حق ہے۔ اور اس کا انکار بدنصیبی اور جہالت ہی ہو سکتی ہے۔ اسلام، اسلام کی رَٹ لگانے والے بعض نام نہاد سکالر ٹیلی ویژن کے ذریعے تصوف اور صوفیاء پر بے جا تنقید کر رہے ہیں۔ انھیں طعن و تشنیع کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے دلائل کی بولی میں بات کرنی چاہیے۔ امت اور بالخصوص پاکستان کے حالات اس امر کی اجازت نہیں دیتے کہ مسلمان اندرونی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ مخالفت رکھیں یا ایک دوسرے کے وجود کو اپنے لیے خطرہ محسوس کریں لہٰذا ان نام نہاد سکالرز کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اور گورنمنٹ کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ وحدت و پیار کی دعوت دینے والے خانقاہ نشینوں کا ساتھ دیتے ہوئے ایسے سکالرز کا ناطقہ بند کرے۔ ٹیلی ویژن پر اُن کی ہرزہ سرائی فی الفور ختم ہونی چاہیے تاکہ ملت و امت، افتراق و انتشار کے عذاب سے نجات پائے اور اگر ایسے لوگوں کو اپنی تحقیق پر اتنا ہی ناز ہے تو پھر میں اللہ کی رحمت پر بھروسہ اور اپنے مرشد کی روحانی توجہ پر یقین رکھتے ہوئے اُنہیں اپنے حلقے میں آنے کی دعوت دیتا ہوں تاکہ وہ خود دیکھیں اور محسوس کریں کہ تصوف کی تاثیر کیا ہے۔

دل کی دنیا کو آباد کرنے کے لیے اللہ کا ذکر ہی واحد نعمت ہے اور یہ نعمت اللہ والوں سے حاصل ہوسکتی ہے۔ صرف کتاب سے مکمل طور پر نفع حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ کتاب پڑھانے کے لیے استاد کی ضرورت ہے۔ تھیوری کے ساتھ پریکٹیکل لازمی چیز ہے۔ دل کی کتاب کو پڑھنے کے لیے کامل مرشد کی ضرورت ہے۔ تلاش و جستجو انسان کو منزل آشنا کرتی ہے۔ اگر مرشد کامل مل جائے تو وہ دل کی دنیا بدل کے رکھ دیتا ہے ۔

کامل مرد محمد بخشا لعل بناون پتھر دا

دل کی خشک اور بنجر دھرتی کو سرسبز و شاداب ہوتے دیکھ کر حضرت سلطان

العارفین سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی مُرشد من میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہرجائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جان پھلن پر آئی ہو
جیوے مرشد کامل باہو جیں اے بوٹی لائی ہو

یہ نور رسول اللہ ﷺ کے نور کی خیرات ہے اور اسی کو نصیب ہوتا ہے جس کا رشتہ سلسلہ بہ سلسلہ اس نور علی نور ذات پاک کے ساتھ قائم ہو جائے۔ نسبتیں بڑی عظیم چیز ہوتی ہیں۔ اگر کتا اصحابِ کہف کے تعلقِ غلامی قائم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی جنت عطا فرما دیتا ہے۔ ایمان کی حالت میں حجرِ اسود کو بوسہ دینے والا وہ خوش نصیب ہے کہ جس کے زندگی بھر کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ دیگر اللہ کی رحمتیں اور نعمتیں بھی اپنی جگہ پر قائم و مسلم ہیں۔

بدنصیبی سے آج تو ہمارے اچھے خاصے پڑھے لکھے حضرات کو بھی یہ حقیقت معلوم نہیں ہے اور نہ ہی ایسی اہم معلومات حاصل کرنے کی طرف کسی کی رغبت نظر آتی ہے کہ ماضی میں ہمارے اکابر نے کس طرح سخت محنت اور تندہی سے زبردست جدوجہد کی۔

میں ایک سرسری سا آئینہ آپ حضرات کو دکھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ وہ کون سے عوامل تھے جو گذشتہ صدی میں قیام پاکستان کا باعث بنے ہمارے اکابر کی جدوجہد کے حوالے سے دیکھا جائے تو وہ بڑی طویل مدت سے اس کام میں لگے ہوئے تھے بالآخر ان کی محنت رنگ لائی اور دنیا کے نقشے پر پاکستان معرض وجود میں آ گیا...... اس جدوجہد میں ایک جہت سنی کانفرنسوں کا پورے تسلسل کے ساتھ انعقاد تھا۔

حضرات محترم!

1- 27 تا 30 دسمبر 1912ء کو جامعہ نعمانیہ لاہور میں چار روزہ عظیم الشان 'سنی

کانفرنس' منعقد کی گئی تھی جس سے آل انڈیا میں آباد راست العقیدہ سنی مسلمانوں کو یکسوئی کے ساتھ مل بیٹھنے کا موقع ملا۔

2- 19,18,17 مارچ 1925ء کو مراد آباد میں 'سنی کانفرنس' منعقد کی گئی۔

3- جون 1946ء میں اجمیر شریف میں حضرت محدث کچھوچھوی کی زیر صدارت 'آل انڈیا سنی کانفرنس' بلائی گئی۔

4- 5-4 دسمبر 1946ء کو بیرون موچی دروازہ لاہور میں اسی عنوان سے 'سنی اجتماع' منعقد ہوا۔

5- 24-25-26 مارچ 1950ء کو آرام باغ کراچی میں 'سنی کانفرنس' طلب کی گئی۔

6- 24-25 اگست 1968ء کو باغ جناح گوجرانوالہ میں 'سنی کانفرنس' منعقد کی گئی۔

7- 13-14 جون 1970ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ کی 'سنی کانفرنس' نے تو ایک نئی تاریخ رقم کر دی اور اہلسنّت کی بیداری کا باعث بنی۔

8- 8-9 اگست 1970ء کو کراچی میں 'سنی کانفرنس' کا پروگرام نہایت کامیاب رہا۔

9- 16-17 اکتوبر 1978ء کو مدینۃ الاولیاء ملتان کی 'سنی کانفرنس' نے ملکی تاریخ میں نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔

10- رائے ونڈ (مصطفےٰ آباد) کی 'میلاد مصطفےٰ کانفرنس' اور اس کے بعد پھر لاہور اور ملتان میں منعقد ہونے والی 'سنی کانفرنس' اور 'سنی کنونشن' بھی اسی سلسلے کی کڑی تھے۔

تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت 1953ء، تحریک ختم نبوت 1974ء اور تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ 1977ء کے علاوہ ملک میں جتنی بھی تحریکیں کامیابی سے ہمکنار ہوئی ہیں سب اہلسنّت ہی کی جدوجہد اور قوت کے سبب کامیابی سے ہمکنار ہوئیں بلکہ تقسیم ہند سے پہلے کی ہزار سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ متحدہ ہندوستان میں بادشاہت کے نظام کے ساتھ وابستہ تمام حکمران اہلسنّت ہی تھے۔ فتاویٰ عالمگیری اس

العارفین سخی سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی مُرشد من میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہرجائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جان پھلن پر آئی ہو
جیوے مرشد کامل باہو جیں اے بوٹی لائی ہو

یہ نور رسول اللہ ﷺ کے نور کی خیرات ہے اور اسی کو نصیب ہوتا ہے جس کا رشتہ سلسلہ بہ سلسلہ اس نورٌ علی نور ذات پاک کے ساتھ قائم ہو جائے۔ نسبتیں بڑی عظیم چیز ہوتی ہیں۔ اگر کتا اصحابِ کہف کے تعلقِ غلامی قائم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی جنت عطا فرما دیتا ہے۔ ایمان کی حالت میں حجرِ اسود کو بوسہ دینے والا وہ خوش نصیب ہے کہ جس کے زندگی بھر کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ دیگر اللہ کی رحمتیں اور نعمتیں بھی اپنی جگہ پر قائم و مسلم ہیں۔

بدنصیبی سے آج تو ہمارے اچھے خاصے پڑھے لکھے حضرات کو بھی یہ حقیقت معلوم نہیں ہے اور نہ ہی ایسی اہم معلومات حاصل کرنے کی طرف کسی کی رغبت نظر آتی ہے کہ ماضی میں ہمارے اکابر نے کس طرح سخت محنت اور تندہی سے زبردست جدوجہد کی۔

میں ایک سرسری سا آئینہ آپ حضرات کو دکھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ وہ کون سے عوامل تھے جو گذشتہ صدی میں قیام پاکستان کا باعث بنے ہمارے اکابر کی جدوجہد کے حوالے سے دیکھا جائے تو وہ بڑی طویل مدت سے اس کام میں لگے ہوئے تھے بالآخر ان کی محنت رنگ لائی اور دنیا کے نقشے پر پاکستان معرض وجود میں آ گیا...... اس جدوجہد میں ایک جہت سنی کانفرنسوں کا پورے تسلسل کے ساتھ انعقاد تھا۔

حضرات محترم!

-1 27 تا 30 دسمبر 1912ء کو جامعہ نعمانیہ لاہور میں چار روزہ عظیم الشان 'سنی کانفرنس' منعقد کی گئی تھی جس سے آل انڈیا میں آباد راست العقیدہ سنی مسلمانوں کو یکسوئی کے ساتھ مل بیٹھنے کا موقع ملا۔

-2 17،18،19 مارچ 1925ء کو مراد آباد میں 'سنی کانفرنس' منعقد کی گئی۔

-3 جون 1946ء میں اجمیر شریف میں حضرت محدث کچھوچھوی کی زیر صدارت 'آل انڈیا سنی کانفرنس' بلائی گئی۔

-4 4-5 دسمبر 1946ء کو بیرون موچی دروازہ لاہور میں اسی عنوان سے 'سنی اجتماع' منعقد ہوا۔

-5 24-25-26 مارچ 1950ء کو آرام باغ کراچی میں 'سنی کانفرنس' طلب کی گئی۔

-6 24-25 اگست 1968ء کو باغ جناح گوجرانوالہ میں 'سنی کانفرنس' منعقد کی گئی۔

-7 13-14 جون 1970ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ کی 'سنی کانفرنس' نے تو ایک نئی تاریخ رقم کر دی اور اہلسنّت کی بیداری کا باعث بنی۔

-8 8-9 اگست 1970ء کو کراچی میں 'سنی کانفرنس' کا پروگرام نہایت کامیاب رہا۔

-9 16-17 اکتوبر 1978ء کو مدینۃ الاولیاء ملتان کی 'سنی کانفرنس' نے ملکی تاریخ میں نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔

-10 رائے ونڈ (مصطفےٰ آباد) کی 'میلاد مصطفےٰ کانفرنس' اور اس کے بعد پھر لاہور اور ملتان میں منعقد ہونے والی 'سنی کانفرنس' اور 'سنی کنونشن' بھی اسی سلسلے کی کڑی تھے۔

تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت 1953ء، تحریک ختم نبوت 1974ء اور تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ 1977ء کے علاوہ ملک میں جتنی بھی تحریکیں کامیابی سے ہمکنار ہوئی ہیں سب اہلسنّت ہی کی جدوجہد اور قوت کے سبب کامیابی سے ہمکنار ہوئیں بلکہ تقسیم ہند سے پہلے کی ہزار سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ متحدہ ہندوستان میں بادشاہت کے نظام کے ساتھ وابستہ تمام حکمران اہلسنّت ہی تھے۔ فتاویٰ عالمگیری اس

دعویٰ کی خوبصورت دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ آج بھی ضابطہ وہی ہے کہ

جو کرنی ہے جہانگیری محمد ﷺ کی غلامی کر

حضرات گرامی!

آپ سب اہل علم ہیں، اہل دانش ہیں، صاحب بصیرت ہیں، صاحبان درد ہیں اور باصلاحیت ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرے پر اثر انداز ہیں آج میں آپ سے اپنے اثر ورسوخ کو رسول اللہ ﷺ کے دین کے لیے استعمال کرنے کی اپیل والتجا کرتا ہوں۔

میں آپ سب کو اپنے آپ سے ہزار درجہ افضل و بہتر سمجھتا ہوں اور اپنے آپ کو آپ کا خادم خیال کرتا ہوں یقین فرمایئے یہ محض الفاظ نہیں بلکہ میرے دل کی آواز ہے۔ حضرت مبارک صاحب میرے پیر و مرشد شیخ الاسلام اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ کا ہمیں یہی فرمان ہے کہ ہم اہلسنّت کے عقائد و معمولات کی بالادستی اور فروغ کے لیے ہر طرح کی قربانی دیں میں اس وقت ان کا پیغام ونظریہ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

آپ حضرات کے سامنے میرا کچھ کہنا واقعی سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے لیکن میں فقط اس لیے یہ عرض کر رہا ہوں کہ حجت تمام کروں اور اپنا فریضہ نبھاؤں۔

موذن اذان پڑھنے کا مکلف ہے دلوں کو پھیرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس کی رحمت سے کوئی بعید نہیں کہ وہ اپنے اس ناتواں اور کمزور بندے کی آواز کو تاثیر کی قوت عطا کر دے اور یہ مقدس ہستیاں نظام مصطفےٰ ﷺ کے نفاذ و مقام مصطفےٰ ﷺ کے تحفظ کے عظیم مشن کے لیے میدان عمل میں اتر آئیں۔

ہمارے اکابر نے پاکستان بنایا تھا اب ہمیں اس کو بچانے کے لیے میدان میں اترنا ہے اس وقت اپنے بڑوں کی اس جاگیر کو ہم نے بچانا ہے وطن کی محبت تو ایمان کا حصہ ہے۔ آیئے! ہم عقائد اسلام اور پاکستان کے تحفظ کے لیے اپنا اپنا کردار ادا کریں۔

میرے مرشد کریم نے عقائد کی سرحدوں پر پہرہ دیا۔ انھوں نے افغانستان اور فاٹا میں بدعقیدگی کا پوری جواں مردی سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ تمام باطل قوتوں اور گمراہ فرقوں کے خلاف عملی و علمی بنیادوں پر دلائل و براہین کے ساتھ مقابلہ کیا خداوند قدوس نے انھیں ہر میدان میں سرخرو فرمایا اور کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔ الحمدللہ ہمارے مرشد کریم حضرت اخندزادہ مبارک سرکار دامت فیوضہم ایک باعمل، کثیر المطالعہ اور راسخ العلم ہستی ہیں جن علماء ربانیین نے ان کی زیارت و ملاقات کا شرف پایا ہے وہ آج بھی اس امر کی شہادت دیتے ہیں۔ مولانا غلام فرید ہزاروی شیخ الحدیث تھے اور مفتی تھے لیکن جب انھوں نے حضرت کے ساتھ ملاقات وزیارت کا شرف حاصل کیا تو نہ صرف یہ ان کی عظمت کے قائل ہوئے بلکہ انھوں نے ہر سو اس امر کا برملا اظہار کیا آج بھی ان کی تحریریں اور کیسٹس اس بات پر گواہ ہیں۔

ایسے ہی پاکستان کے علماء میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کا نام کون نہیں جانتا ان کی تحریر و گفتگو جو ان کے ذاتی مشاہدے کا نتیجہ ہے آج بھی شہادت پیش کر رہی ہے۔ اسی طرح دربار حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہٗ کی مرکزی جامع مسجد کے سابق خطیب حضرت مولانا سعید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ذی علم ہستی نے بھی ہمارے مرشد کریم حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت کے لیے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ...... چونکہ بیعت کوئی فیشن یا رواج نہیں بلکہ باقاعدہ طور پر روحانی تربیت حاصل کرنے کے لیے کی جاتی ہے آپ ضعیف ہیں اور میرے پاس آنا جانا آپ کے لیے مشکل ہے۔ میرے خلیفہ مولانا حفیظ اللہ سیفی وزیرستانی کا لاہور آنا جانا رہتا ہے آپ کی ان سے ملاقاتوں میں آسانی رہے گی لہٰذا آپ ان کے ہاتھ پر بیعت ہو جائیں تاکہ بیعت کے مقاصد حاصل ہوں اور اکابر کے فیوض و برکات آپ کو نصیب ہو سکیں۔ لہٰذا انھوں نے حضرت مولانا حفیظ اللہ سیفی وزیرستانی کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ بات صرف پاکستان کی

نہیں ساری دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں حضرت مبارک سرکار مدظلہ العالی کے ارادت مندوں، مریدین اور پھران کے مریدین کے آگے وابستگان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ہم آج کے اس اجتماع میں اپنی قوت کے اظہار کے لیے نہیں بلکہ اپنے درد دل کے اظہار کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ ہم مل کر کوئی ایسا فیصلہ کریں جس کی روشنی میں جدوجہد سے اس دھرتی پر انقلاب نظام مصطفےٰ ﷺ کا سورج طلوع ہو سکے۔

حضرات گرامی!

یاد رکھیے! ہمیں بدی اور بدعقیدگی کا راستہ روکنے کے لیے راست اور ٹھوس بنیادوں پر مؤثر جدوجہد کرنی ہے۔

حضرات گرامی!

اس دور کا ایک اہم مسئلہ ''قیادت کا مسئلہ'' ہے الا ماشاء اللہ ہر ایک قائد اور رہبر، امیر اور صدر بننے کے خواب دیکھتا رہتا ہے میری رائے یہ ہے کہ ہم قیادت کے بجائے خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر امت وملت اور ملک کے لیے قربانی دیں اور عہدے ومنصب کی امید وتوقع بھی دل ودماغ سے نکال دیں۔

میرا خیال یہ ہے کہ ہم ''اجتماعی قیادت'' کے تصور کو عام کریں ذی علم، مخلص، محنتی اور باصلاحیت اہلسنت پر مشتمل ایک 'مجلس شوریٰ' بنائی جائے یہی مجلس شوریٰ قیادت کرے اس کے فیصلے کثرت رائے سے ہوں اور وہی نافذ العمل ہوں۔ ہر سنی جماعت، تنظیم، خانقاہ اور ادارے کے دو دو ارکان کو اس مجلس شوریٰ کا ممبر بنایا جائے اور وہی اس اجتماعی پلیٹ فارم ''مجلس شوریٰ'' کے اجلاسوں میں شرکت کے مجاز ہوں۔ ہماری الگ الگ تنظیمیں، ادارے، پلیٹ فارم، خانقاہیں بے شک اسی طرح قائم رہیں جس طرح کام کر رہے ہیں ضرور کریں مگر ہم اجتماعی کام کو سب کاموں پر ترجیح دیں میں سمجھتا ہوں اگر ہم کوئی اس طرح کا کام کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ہو سکتا ہے پاکستان میں نظام مصطفےٰ ﷺ کے نفاذ اور مقام مصطفےٰ ﷺ کے تحفظ کی منزل قریب آ

جائے اور ہم اس کی برکات سے فیض یاب ہو کر محمدی ومصطفوی معاشرے کی تشکیل میں کامیاب ہو جائیں۔

جس طرح ملتے ہیں لب نامِ محمد ﷺ کے سبب
کاش ہم مل جائیں سب نامِ محمد ﷺ کے سبب

خاک راہ صاحب دلاں

الفقیر میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ

راوی ریان شریف لاہور

۲۶ شوال المکرم ۱۴۲۹ھ

۲۶ اکتوبر ۲۰۰۸ء

ایک حقیقت......ایک پیغام

میں اک لکھ ساں لکھاں تو بہت ہولا تیرے کرم سائیاں مینوں لکھ کیتا
توں تے لکھ کیتا میں لکھ بن کے تیرے واسطے کدی نہ لکھ کیتا
سچ کہنا ھاں ڈنڈی مار دائیں میں تے ھور کسے کم کار دائیں
دیواں پیر دا ھوکا گلیو گلی اسے کم مرشد نے لا چھڈیا

لج پال پریت نوں توڑ دے گئیں
جہدی بانہہ پھڑ دے اوہنوں چھوڑ دے گئیں
گھر آیاں نوں خالی موڑ دے گئیں
ایہو کم ھوندا لجپالاں دا جیہڑے
لا کے توڑ نبھا جاندے